خدا تعالیٰ کی صفت حکیم کے مختلف لغات سے لغوی معانی اور اس کی پُر معارف تشریح

علوم آسمانی اور اسرار روحانی کی واقفیت کیلئے تقویٰ پہلی شرط ہے

الحکیم اس کو کہتے ہیں جو مختلف امور کے اسرار و رموز کو مدنظر رکھ کر انہیں عمدگی اور مہارت سے بجالائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 7 دسمبر 2007ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 7 دسمبر 2007ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں حضور انور نے مختلف لغات اور تفاسیر سے خدا تعالیٰ کی صفت حکیم کے لغوی معانی اور اس کی پر معارف تشریح بیان فرمائی۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم۔ٹی۔اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے لفظ حکیم کے لغوی اور حقیقی معانی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ الحکیم حکمت والے کو کہتے ہیں اور الحکمہ سے مراد یہ ہے کہ افضل ترین اشیاء پر افضل علوم کے ذریعے اطلاع پانا۔ اس کو بھی الحکیم کہتے ہیں جو مختلف امور کے اسرار و رموز کو مدنظر رکھ کر انہیں عمدگی اور مہارت سے بجالائے۔ عالم اور صاحب حکمت کو بھی الحکیم کہتے ہیں۔ پھر حدیث میں قرآن کریم کی صفت اس طرح بیان ہوئی ہے کہ وہ ذکر حکیم ہے یعنی یہ قرآن تمہارے لئے حاکم ہے اور تم پر حاکم ہے یا یہ ایسی محکم کتاب ہے جس میں کوئی اختلاف اور اضطراب نہیں صاف احکام ہیں اور کوئی ابہام نہیں لیکن اس کو سمجھنے کیلئے تقویٰ شرط ہے، صاف دل ہونا شرط ہے، اپنی استعدادوں کے مطابق حکیم ہونا ضروری ہے تب اس کے محکم ہونے کی سمجھ آئے گی۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ دنیاوی اور رسمی علوم کے حاصل کرنے کے واسطے تقویٰ شرط نہیں مگر علوم آسمانی اور اسرار قرآنی کی واقفیت کیلئے تقویٰ پہلی شرط ہے۔ جب تک انسان پوری فروتنی اور انکساری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے احکام کو نہ اٹھالے اور اس کے جلال اور جبروت سے لرزاں ہو کر نیازمندی کے ساتھ رجوع نہ کرے قرآنی علوم کا دروازہ نہیں کھل سکتا پس اس میں تقویٰ بطور سیڑھی کے ہے۔ پھر حضور انور نے فرمایا کہ حکمت کا مطلب علم اور عقل کی مدد سے حق بات تک پہنچ جانا ہے۔

حضور انور نے فرشتوں کے بیان لا علم لنا ...... کی خوبصورت تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بتایا اور فرشتے اس بات کو سمجھ گئے کہ آدم کی پیدائش کے نتیجے میں خونریزی اور فساد ہو تو سکتے ہیں اور ہوں گے مگر وہ خود فساد کے ذمہ دار نہیں ہوں گے اور ایسے وجودوں کا ظہور بھی ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی متعدد صفات کے حامل اور مظہر ہوں گے۔ سو اللہ تعالیٰ نے اس کے مطابق آدم کو صفات الٰہیہ کی تعلیم دی اور آدم نے اس پر عمل کرکے بتا دیا کہ صفات الٰہیہ کا کامل ظہور بغیر ایسے وجود کے جس میں خیر اور شر کی طاقتیں رکھی ہوں نہیں ہو سکتا پھر وہ دونوں میں سے ایک کو اختیار کرے اور خیر کی طاقتوں کو محبت الٰہی کے جذبے سے سرشار ہو کر خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے اختیار کرے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تعلیم کو سمجھنے کیلئے خیر اور تقویٰ شرط ہے اور جب یہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ کی صفات بھی انسان اپنے اندر پیدا کر سکتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ صفات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنے اندر پیدا کیں اور انسان کامل کہلائے۔ پس فرشتے آدم اور ہر نبی کی پیدائش پر یہ اقرار کرتے ہیں کہ ان کا علم محدود ہے اور انسان کا ان کے مقابل پر علم لامحدود ہے اور انہوں نے یہ تسلیم کیا کہ اللہ تعالیٰ العلیم الحکیم ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ بندے کو حاصل ہونے والی حکمت تمام معرفتوں میں سے نفیس ترین اور اپنی خوبی کے اعتبار سے کثیر ترین ہے اور جسے حکمت عطا کر دی جائے تو یقیناً اسے خیر کثیر عطا کر دی گئی۔ آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہی اصل حکمت ہے۔

حضور انور نے رب ارنی (۔) کی تشریح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود نے بھی اس کی تفسیر بیان فرمائی ہے جو اس کی حقیقت پر روشنی ڈالتی ہے۔ فرمایا کہ اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا کی کہ احیائے موتیٰ کا جو کام میرے سپرد ہے وہ کس طرح ہوگا یعنی روحانی مردوں کو زندہ کرنے کا طریق اے اللہ تو ہی مجھے بتا کہ میری قوم میں زندگی کس طرح پیدا ہوگی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ چار پرندے لے کر ان کو سدھالے اور انہیں پہاڑوں پر رکھ دے تو وہ تیری طرف دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اپنی اولاد کی تربیت کر۔ وہ تیری آواز پر لبیک کہتے ہوئے احیائے دین کے کام کی تکمیل کریں گے اور یہ چار پرندے حضرت اسماعیلؑ، حضرت اسحٰقؑ حضرت یعقوبؑ اور حضرت یوسفؑ ہیں۔ پہاڑ پر رکھنے سے ان کے رفیع الشان ہونے کی طرف اشارہ ہے اور چار پرندوں کو علیحدہ علیحدہ پہاڑ پر رکھنے سے یہ بھی مراد ہے کہ احیائے دین چار مختلف وقتوں میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہاری قوم چار مرتبہ مردہ ہوگی اور ہم چار مرتبہ زندہ کریں گے۔ حضور انور نے ان چار زمانوں کی تشریح بیان فرمائی اور بتایا کہ نزدیک اور دور کی اولاد کے زندہ ہونے کے اللہ تعالیٰ نے نظارے دکھائے اور یہی اللہ تعالیٰ کے عزیز اور حکیم ہونے کا اظہار ہے اور یہ زندہ ہونا ہم پر ایک ذمہ داری بھی ڈالتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی پر حکمت تعلیم جو تقویٰ سے حاصل ہوتی ہے اس سے چمٹے رہنا ضروری ہے۔ پس جب تک ہم تقویٰ پر قائم رہیں گے یہ نظارے انشاء اللہ دیکھتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو تقویٰ پر چلتے ہوئے اس حکیم خدا کی صفت حکیم کو بھی اپنانے کی توفیق دے اور ہمیشہ خدا تعالیٰ کے احکامات پر حقیقی طور پر تقویٰ سے چلتے ہوئے عمل کرنے والے ہوں۔ آمین